جملہ حقوق بحق شبیر البرہان محفوظ ہیں

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ

# الصراط السوی
# فی
# احوال المہدیؑ

مصنفہ
جناب فضائل و فواضل مآب مولانا مولوی سید محمد سبطین السرسوی اعلی اللہ مقامہ

ناشر: شبیر البرہان بکڈپو ۳۵ - یڈمنسٹر روڈ - کرشن نگر - لاہور

ملنے کا پتہ
امامیہ کتب خانہ
اندرون موچی دروازہ - لاہور ۸

مذاہب باوجود کامل و اکمل ہونے کے آجانے کے جن کی پیشین گوئیاں انبیاء سلف سے سنتے آتے تھے ایک آنے والے کے منتظر ہیں۔ اور تمام مسلمان ظہور مہدی آخرالزمان کا انتظار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہر انسان فطرۃً محسوس کر رہا ہے۔ کہ تکمیل فعلی و ظہور فعلی دین الٰہی کا ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ جیسا کہ اسے واقع ہونا چاہیئے لہٰذا ایک دن ضرور آئے گا۔ جبکہ دین الٰہی کو تمام عوالم پر غلبہ تام حاصل ہوگا۔ اور تمام روئے زمین کے انسان ایک اور متحد اور متفق اور بھائی بھائی ہو کر مقصد تخلیق پورا ہوگا۔ اور تمام روئے زمین پر ایک قانون قدرت قائم ہوگا۔ اور قومی، ملکی اور رنگ و روپ کی خصوصیتیں و تمیزیں اٹھ جائیں گی۔ یوروپین و ایشین۔ انگلش و جرمن وغیرہم سب ایک ہو جائیں گے۔ چنانچہ تشریحات آگے آتی ہیں۔

**الحاصل** معلوم ہوا۔ کہ نبوت آنحضرتؐ پر ختم ہو گئی۔ مگر امامت و ولایت و خلافت جو مقام ظہور رب ہے باقی ہے۔ اور تاقیام قیامت رہے گی۔ اور یہ سلسلہ امامت ہرگز ذریت ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ بنی ہاشم و عترت رسولؐ و اہل بیت نبوت و رسالت سے خارج نہیں۔ یہ سلسلۂ ہدایت و پیشوائی ذریت انبیاء سے خارج ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ دوسرا جو دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ ذریۃ بعضہا من بعض ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہ خاص فضل الٰہی ہے۔ جس کو خدا دیتا ہے۔ اسی کو ملتا ہے۔ لوگوں کو اس کے حصول و عدم حصول میں دخل نہیں۔ وربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لہم الخیرۃ۔ خدا جو چاہتا ہے خلق کرتا۔ اور جس کو چاہتا ہے کسی کام کے لئے اختیار و پسند کرتا ہے۔ وھو فعال لما یرید۔ واللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ۔ ہی بتاتا ہے کہ مقام نبوت و رسالت کہاں ہے اور کس جگہ قرار دیا ہے۔ امامت بھی الٰہی ذریت ابراہیمؑ عترت رسولؐ و اہل بیت رسالت ہی میں ہے۔ کون ہے جو قضائے الٰہی و جعل خداوندی کو بدل دے۔ لا تبدیل لخلق اللہ۔

# فصل

## معجزات امامت مطلقہ

مسلم جمیع اہل ملل و مذاہب ہے۔ کہ خداوند عالم حی و قیوم ہے۔ اور جملہ ممکنات اسی سے قائم و باقی ہے۔ اور حکماء و فلاسفر قائل ہیں۔ کہ بقاء و قیام جمیع ممکنات معیت قیومیہ واجب الوجود سے ہے۔ اور آیۂ مجیدہ وھو معکم اینما کنتم وہ تمہارے ساتھ ہے۔ جہاں کہیں اور جس حال اور

جس مرتبہ اور جس مقام میں ہو شاہد اسی پر دال ہے۔ اور وہ اصل وجود اور ماءالحیاۃ و مایہ قوام اشیاء ہے جس سے ہیئت
قیومیہ متحقق ہوتی ہے۔ اور اصل باطن کون ہے۔ اصطلاح قرآنی میں ملکوت شے کہلاتی ہے۔ اور
کوئی شے از موجودات عالم ملکوت سے خالی نہیں۔ جیسا کہ کوئی موجود ہیئت قیومیہ سے خارج نہیں
اور اسی واسطے ہر شے از موجودات اسی ملکوت کے ذریعہ سے معرفت مبدء رکھتی ہے۔ اور تسبیح و
تحمید بجا لاتی ہے۔ ان من شیء الا یسبح بحمدہ و لکن لا تفقہون تسبیحہم۔ بلا استثناء
ہر ایک شے از موجودات عالم حمد الٰہی کی تسبیح کرتی ہے۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ یسبح للہ
ما فی السموات والارض۔ جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے سب خدا کی تسبیح کرتا ہے۔ اور
آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ لکل ذرۃ لسان ملکوتی ناطق بالتسبیح۔ ہر ایک ذرہ ذرات عالم
سے ایک زبان ملکوتی رکھتا ہے جو تسبیح الٰہی میں گویا ہے۔ تفصیل کشف الاسرار میں دیکھو۔ اور یہ بھی
مسلم ہے۔ کہ موجودات حسب تاکد وجود اختلاف رکھتی ہیں۔ جس موجود سے تعلق ہیئت قیومیہ
زیادہ ہے۔ وجود اس کا اکد و اقویٰ ہے۔ اور ملکوت اس کا اقویٰ و اکمل ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ تعلق
ہیئت قیومیہ سب سے زیادہ اس موجود اول و مصنوع اول سے ہے۔ جو مبدء فیاض سے تقرب
منزلتی سب سے زیادہ رکھتا ہے۔ اور اس کے اور خالق کے درمیان کوئی غیر واسطہ نہیں ہے
اور فوق جمیع ممکنات اول مظہر کمالات جلالیہ و جمالیہ الٰہیہ محیط بر مکان و زمان ہے۔ پس ملکوت اس کا
ملکوت عوالم امکانیہ سے اقویٰ و اکمل ہے۔ جملہ ملکوت اس کے تحت اور وہ فوق جمیع ملکوت اشیاء
ممکنہ ہے۔ ولذا قال تبارک و تعالیٰ بیدہ ملکوت کل شیء۔ ملکوت کل اشیاء دست قدرت
الٰہی میں ہے۔ اور تصریح ید قدرت و تشریح مظہریت تامہ میں فرمایا۔ ان الذین یبایعونک یبایعون
اللہ ید اللہ فوق ایدیہم۔ اے ہمارے حبیبؐ جو تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔
اور تمہارے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ وہ دراصل خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ اور خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ
کے اوپر ہوتا ہے۔ یعنی اے حبیبؐ تو دست خدا اور مظہر قدرت الٰہی ہے۔ اور جب دست محمدی
دست خدائی ہے۔ تو اس کا کام عین خدا کا کام ہے۔ لہٰذا فرمایا۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ
رمیٰ۔ اے حبیبؐ ہمارے تم نے خاک نہیں پھینکی جب کہ تم نے آپ پھینکی تھی۔ لیکن دراصل اس نے
پھینکی تھی۔ یعنی تمہارا ہاتھ دست خدائی ہے۔ اور اس سے جو ظاہر ہوا ہے وہ مصدر فیاض سے
صادر ہوا ہے۔ اور تم اس کے مظہر ہو۔
ثابت ہوا۔ کہ مظہر کمالات جمالیہ و جلالیہ الٰہیہ وجود محمدی ہے۔ اور دست محمدی دست خدائی و

بدعا ہ الٰہی ہے۔ اور اسی طرح چشم محمدی عین اللہ۔ ولذا قال فسیری اللہ عملکم ورسولہ" خدا
تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول" والمومنون" اور مومنین خاص" رویت کا مکرر ذکر نہیں
مزیدی؟ ایک ہی ہے۔ رویت محمدی رویت خدا اور نظری؛ بقوت الٰہی نورانی ربانی ہے۔ اور عرش
اس کے احاطہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا بالذات رائی اعمال و شہید ہے اور پیغمبر اور اس کے اوصیا مومنین بالعرض
رکھا مرد ذکرہ۔ پس ملکوت محمدی فوق ملکوت جمیع اشیاء ہے۔ اور سب اس کے تحت ہیں۔ ملکوت
آسمان و زمین و ملکوت زمین۔ ملکوت جن۔ ملکوت انس۔ ملکوت عقل و ملکوت ملک۔ ملکوت نار۔ ملکوت ما
ملکوت تراب۔ ملکوت ہوا۔ اور یہ مسئلہ اہل عقل ہے۔ کہ کوئی شئے ماتحت مافوق پہ احاطہ
اور اس پر موثر نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مافوق غالب و قاہر ہے ماتحت پہ۔ اور اس میں موثر و اس پہ متصرف۔
پس کرہ ہوائی و ناری وغیرہ ذالک سب تحت ملکوت محمدی ہیں۔ ملائکہ در تحت ملکوت محمدی ہیں۔
انوار تحت نور محمدی ہیں۔ اور نور محمدی مرکز عالم انوار و ام الارواح ہے۔ اور اس لئے کوئی شے اس کے
تصرف و تاثیر کو حاجب و مانع نہیں ہو سکتی۔ وہ جس وقت بحکم الٰہی باذن خداوندی ارادہ کرے۔ چشم زدن
سے پہلے عرش سے فرش تک جا اور آ سکتا ہے۔ اور وہاں پہنچ سکتا ہے جہاں کسی کو دخل نہیں۔ اور
مقام اس کا مقام عرش الٰہی ہے۔ کیونکہ روح اس کی اسی مقام سے اور مرکز اس کا مرکز انوار۔ اور
ہر ایک شے اپنے مرکز کی طرف رجوع کرتی ہے۔ اور فوق مرکز نہیں جا سکتی۔ اگر مقام محمدی فوق
سدرۃ المنتہیٰ نہ ہوتا۔ تو جسم محمدی کبھی وہاں نہ پہنچ سکتا۔ اور نور محمدی فوق جمیع انوار نہ ہوتا۔ تو تمام
عالم انوار کو طے نہ کر سکتا۔ اور چشم بصری معائنہ نہ کر سکتا۔ اور اگر ملکوت محمدی فوق ملکوت جمیع ممکنات
نہ ہوتا۔ تو اس خوف و ہراس کرات سے نہ گذر سکتا۔ اور ملکوت محمدی قاہر و غالب بر ملکوت آب و آتش
و ہوا نہ ہوتا۔ بلکہ مرکز ملکوت عناصر و مواد و ارواح و نفوس نہ ہوتا۔ تو عناصر کے اثرات سے محفوظ
نہ رہ سکتا۔ قال الصادق پہلا وہ شخص جس نے روز الست بلیٰ کہنے میں سب سے سبقت کی۔
وہ رسول اللہ ہیں۔ وذالک انہ کان اقرب الخلق الی اللہ تعالیٰ اور یہاں سے کہ وہ خدا کے سب سے
مقرب بندے اور سب سے اقرب الی اللہ تھے۔ اور اس مقام میں تھے۔ کہ جب معراج کو گئے۔ تو ندا آئی
بڑھے محمد بڑھو۔ تم نے اس مقام پر قدم رکھا ہے۔ جہاں اس سے پہلے نہ کوئی ملک مقرب پہنچا۔ اور نہ
نبی مرسل۔ ولولا ان روحہ و نفسہ کانت من ذالک المکان لما قدر ان یبلغہ۔ اور اگر
آپ کی روح اور آپ کا نفس اس مقام سے نہ ہوتے۔ تو ہرگز وہاں تک نہ پہنچ سکتے پس وہ قرب الٰہی میں اس
درجے پر پہنچے ہوئے تھے جس کی بابت خدا فرماتا ہے۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ آئی بل ادنیٰ

أَنظُرُ إِلَى كَفِّي وَإِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ فِيهِ تِبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَقُولُ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا
مِنْ عِبَادِنَا وَنَحْنُ الَّذِينَ اصْطَفَانَا اللّٰهُ جَلَّ شَانُهُ وَأَوْرَثَنَا هٰذَا الْكِتٰبَ فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ۔ یعنی مجھ کو
رسول اللہ نے وراثۃً دیا ہے۔ میں عالم تھا کتاب اللہ کا۔ اور اس میں ابتداء الخلقت سے قیامت تک کا حال ہے۔
اور اس میں زمین و آسمان و جنت و دوزخ کی خبر ہے۔ اور کل گذشتہ و آئندہ کا علم۔ اور میں ان جملہ
باتوں کو اس طرح جانتا ہوں۔ جیسا کہ میں اپنی ہتھیلی کی طرف دیکھتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
کہ اس کتاب میں ہر شے کا بیان موجود ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ ہم نے وارث بنایا ہے کتاب کا اپنے مصطفےٰ
و برگزیدہ بندوں کو۔ اور وہ مصطفےٰ ہم ہی ہیں۔ اور خدا نے ہمیں ہی اس کتاب کا وارث بنایا ہے۔
جس میں ہر شے کا بیان ہے۔" ظاہر ہے۔ کہ آپ آنحضرتؐ کی چوتھی پشت میں ہیں۔ مگر فرماتے ہیں۔ کہ
مجھ کو رسول خدا نے جنا ہے۔ اور جس وقت سے جنا ہے اُسی وقت سے عالم کتاب ہوں۔ تو
اس سے مطلب یہی ہے۔ کہ میں جزو نور محمدی ہوں۔ اور جب سے یہ نور آنحضرتؐ سے جدا ہوا
ہے۔ اسی وقت سے عالم کتاب اللہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حضراتؑ پیدا ہوتے ہی شکم مادر میں
کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی کتب ادیہ سناتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں حالات علیؑ
ابن ابی طالبؑ و حضرت حجتؑ وغیرہما۔ کیونکہ نورانیت روحانی و جسمانی ان کی متحد ہے نور محمدی سے
اور یہ سب ایک ہی اصل سے ہیں اور سب کی ایک ہی حقیقت۔ لہٰذا اقوالہم سلام اللہ علیہم اولنا
محمد و اوسطنا محمد و آخرنا محمد وکلنا محمدؐ۔ ہمارا پہلا بھی محمد ہے۔ بیچ کا بھی
محمد اور آخری بھی محمد اور ہم سب کے سب محمد ہیں۔" چنانچہ اس کی پوری تشریح بحث اہل البیتؑ میں معلوم
ہو گی۔ صادق آل محمد جعفر بن محمد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے دین کو آئمہ اہل بیتؑ نبی سے واضح
کیا۔ اور انہی سے باطن و اسرار چشمہائے علوم نبوی کو روشن کیا۔ جو ان کو بحق معرفت پہچانے۔ وہ
ایمان کی حلاوت پائے گا اور اسلام کی خوبی دیکھے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے امام کو اپنی خلق کے لئے نشان
ہدایت بنایا ہے۔ اور اپنی زمین پر حجت قرار دیا ہے۔ اور اس کو تاج وقار پہنایا ہے۔ اور اس کو
نور جبار سے ڈھانپا ہے۔ جو ہمیشہ ایسے سبب آسمانی سے برقرار رہتا ہے۔ جس کے مادے کو
کبھی انقطاع نہیں۔ اور فیض الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر اسی کے اسباب کے ذریعہ سے اور معرفت
بندگان کو خدا قبول نہیں کرتا۔ مگر معرفت امام کے ذریعہ سے۔ کیونکہ وہی عالم وحی الٰہی اور سنن نبویؐ
و حوادث زمانی کے مشتبہات و مشکلات و معموں اور پہیلیوں اور ان کے اسرار و
غوامض کا جاننے والا ہے۔ پس ہمیشہ اللہ انتخاب کرتا رہا ہے ان کو اولاد حسینؑ سے۔ ہر ایک

اور حافظ و مستحفظ زبور ہوں۔ میں شب تاریک میں قطب ہدایت ہوں اور علوم و معارف سے پُر بیت معمور
ربانی ہوں۔ حبل و جرید سحابہائے رحمت ہوں اور تاریکیوں کی روشنی ہوں بحار ضلالت سے نجات
دینے والی کشتی ہوں۔ مَنْ رَکِبَهَا نَجَىٰ وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَهَوَىٰ اور میں ہی پیشواؤں
کا پیشوا اور مخلوق کی حجت ہوں۔ میں ہی صدر نشین عالم خلق اور تحقیق کنندۂ حقائق عالم ہوں میں تاویل
کتب سماوی کا جاننے والا اور انجیل کا مفسر ہوں۔ میں خامس اصحاب کساء ان اہل بیت نبوی سے
ہوں جن کی شان میں آیۂ تطہیر نازل ہوئی ہے۔ میں بیان روشن سورۂ نساء ہوں۔ میں ہی اصل الفت
ہوں جس کا ذکر سورہ والعادیات میں ہے۔ اور میں ہی ان مردوں میں سے ہوں۔ جو روز قیامت اعراف
پر کھڑے ہوں گے۔ اور دوست و دشمن اور مجرم و مخلص کی شناخت کریں گے۔ وعلی الاعراف رجال
یعرفون کلا بسیماهم میں سر ابراہیم اور ثعبان کلیم ہوں۔ گلزار ابراہیم اور اژدھائے کلیم
میرا کرشمہ ولایت تھا۔ میں ہی ولی اولیاء اور وارث انبیاء ہوں۔ میں ہی وہ ایلیا ہوں جس کا بیان
زبور میں مذکور ہے۔ اور میں پروردگار غفور و رحیم اور اس کا مظہر ہوں۔ میں برگزیدۂ خداوند جلیل
اور ایلیا انجیل ہوں۔ انجیل میں ایلیا کہلاتا ہوں اور قرآن میں علیؑ۔ میں زبردست قوتوں والا ہوں۔
اور حامل رایت محمدی و لواء محمد ہوں — میں ساقی کوثر اور امام محشر ہوں۔ مجھ سے لوگوں کا حشر ہوگا۔
یوم ندعوا کل اناس بامامهم میں ہی قاسم جنت اور روشن کنندۂ آتش ہوں۔ دوستوں کو
بہشت میں پہنچاؤں گا اور دشمنوں کو آگ میں جلاؤں گا۔ میں سردار دین اور امام متقین ہوں میں مددگاروں کا
مددگار اور ہلاک کنندۂ کفار ہوں۔ اور میں ہی پدر ائمہ طاہرین و معصومین و صالحین ہوں۔ میں باب خیبر کو
اکھاڑنے والا اور لشکروں کو شکست دینے والا ہوں۔ میں گوہر گراں بہائے امامت اور باب مدینہ
نبوت و رسالت ہوں۔ میں مفسر آیات بینات اور مبین مشکلات ہوں۔ میں معصوم نون والقلم
اور شمع ہدایت خلق ہوں۔ اور میں ہی مراد مقصود منی نصر اللہ مجسمہ نصرت خدا مظہر العجائب ہوں۔ ونصرت
الانبیاء سِراً ونصرت محمداً جهراً۔ میری ہی شان میں ہل اتیٰ آیا ہے۔ اور میں ہی مراد
نباء عظیم اور صراط مستقیم ہوں کہ اهدنا الصراط المستقیم۔ میں گوہر صدف امامت و ولایت
و خلافت اور کرہ محیط علم و ہدایت ہوں۔ میں راز حروف کتاب تکوین اور نور اشباح و اجسام ہوں۔ میں
متکلم کوہ ہدایت اور نشان بلند ہوں۔ میں اسرار غیوب الٰہی کی کنجی اور قلوب مومنین کو نورانی کرنے والی
شمع ہوں۔ میں نور حیات اور دل اور روح و باطن اجسام و اشباح ہوں۔ میں فارس کرار غیر فرار
اور نصرت انصار ہوں۔ میں سیف مسلول النبی اور شہید مقتول ہوں۔ میں جمع کنندۂ قرآن اور تفسیر و تبیان

بیان ہوں۔ الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان میں مقصود از بیان میں ہی
ہوں۔ میں برادر رسول اور مفتاح قرآن ہوں۔ میں رکن دعوۃ الاسلام اور بت شکن ہوں۔ میں صاحب اذن
اور مصداق تعیہا اذن واعیہ اور قاتل جن ہوں۔ میں صالح المؤمنین اور امام المتقین ہوں۔ میں پیشوائے
ارباب فتوت ہوں اور کنز اسرار نبوت۔ میں مطلع ہوں اخبار اولین پر اور خبر دینے والا ہوں وقائع آخرین
کی۔ میں متقیوں کا قطب اور دوستوں کا دوست ہوں۔ میں مہدی دوران اور عیسیٰ زمان ہوں۔ واللہ
میں وجہ خدا ہوں۔ واللہ میں شیر خدا ہوں۔ میں سردار عرب ہوں۔ میں سختیوں کا دور کرنے والا اور
حلال مشکلات ہوں۔ میں ہی وہ ہوں جس کی شان میں لا فتیٰ الا علی لا سیف الا
ذوالفقار آیا ہے۔ میں ہی وہ ہوں جس کی شان میں رسول اللہ نے انت منی بمنزلۃ
ہارون من موسیٰؑ فرمایا ہے۔ اور ہارون امت قائم مقام رسول میں ہی ہوں۔ میں لیث
بنی غالب اور علیؑ ابن ابی طالب ہوں . . . . . . پھر فرمایا۔ پوچھو مجھ سے آسمان کے راستوں
کو کیونکہ میں ان کا زمین کے راستوں سے زیادہ عالم ہوں۔ پوچھو مجھ سے قبل اس کے کہ مجھے
پاؤ کیونکہ میرے سینے میں مثل بحار زخار علوم کثیرہ ہیں۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اس میں حضرتؑ نے مقام ولایت میں مظہر العجائب و مظہر الغرائب ہونے کا تفصیلاً مجمل
اظہار فرمایا ہے۔ اور یہی نصرت ولایتی باطنی روحانی تھا۔ جس کے ذریعے سے ہر زمانے میں ہر ایک نبی
کی نصرت فرماتے رہے۔ حضرت نوحؑ کی نصرت فرمائی۔ حضرت ابراہیمؑ کی نصرت فرمائی۔ حضرت موسیٰؑ
کی نصرت فرمائی۔ دربار فرعون میں سلاح پوش سوار کی صورت میں نمایاں ہوئے۔ سلمان فارسی کو
شیر سے بچایا۔ اور جناب رسول خاتم المرسلینؐ کی نصرت ظاہر بظاہر اور کھلم کھلا فرمائی۔ نصرت والانبیاء
سراً و نصرت محمداً جہراً۔ غرض آپ اول مظہر ولایت کے وارث و قائم مقام تیسرے ولی اللہ ہیں۔
تمام علوم و کمالات نبوی کے وارث ہیں۔ مگر چونکہ آپ کے لئے نبوت نہیں ہے۔ اور ولایت
ہے۔ اور مقام ولایت مقام نصرت ہے نہ مقام تبلیغ۔ اور نیز باب مدینہ نبوت ہیں نہ شہر نبوت
اور باب مقام ظہور ہے۔ اس لئے اظہار عجائبات و حل مشکلات اور عالم میں تصرفات اس مظہر العجائب
کی ذات سے مخصوص ہیں۔ اور مہدی آخر الزمانؑ وارث علوم انبیاء و کمالات ختم و آخر الاوصیاء
ہیں۔ اور جب وقت آپ کا وقت ظہور ہوگا۔ اس لئے ان سے وہ تمام خوارق عادات معجزات ظاہر
ہوں گے۔ جو کسی سے نہیں ہوئے۔ ہر شئے قوت سے فعل میں آجائے گی۔ اور جو کچھ کمون و بطون
عالم میں ہے۔ ظاہر ہوگا۔ اور جو کمالات و تصرفات ولایتی و اماتتی و خلافتی اب تک ظاہر نہیں۔

ہو گئے ہیں آشکار ہو جائیں گے۔ اور نور محمدی اس دن فعلاً درجہ ظہور و بروز کو پہنچے گا۔ اللہم عجل فرجہ وسہل مخرجہ ؏

غرض ہے کہ آخر الزمان فرزند نبی و علی اور وارث جمیع علوم نبوت و امامت آخر الائمہ و خاتم الاوصیاء ہیں۔ اور حضرت ہی کا زمانہ زمانہ ظہور کہلاتا ہے۔ جتنی آیات الٰہی کہ کمون غیب میں ہیں اس وقت تمام ظاہر ہوں گی۔ اور جو کچھ تمام انبیاء سابقین و اولیاء ماضین سے ظاہر ہوا ہے ان سے زائد ان سے ظاہر ہوگا۔ اور ہر ایک اعجاز دکھلائیں گے۔ کیونکہ اس دن نور محمدی کے ظہور کامل کا وقت ہے۔ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون۔ اس وقت ایک مردہ نہیں ہزاروں مرے زندہ ہو جائیں گے ایک نہیں کتنے ہی لشکر پیادہ و دریا کو طے کریں گے۔ ایک نہیں سیکڑوں اصحاب مہدی ہوا کے راستے جائیں گے اور حاضر خدمت ہوں گے۔ تنہا نہیں تمام اصحاب دوسرے کروں اور معراج پر تشریف لے جائیں گے۔ در و دیوار نہیں روئے زمین آپ کے نور سے روشن ہو جائے گی واشرقت الارض بنور ربہا عرب نہیں تمام دنیا مسلمان اور بھائی بھائی بن جائیں گے۔ ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرھا والیہ ترجعون۔ اللہم عجل فرجہ

پس مہدی موعود وہ ہے۔ جو جملہ انبیاء و اوصیاء کے اوصاف و کمالات و معجزات و تصرفات کا وارث و مالک اور ان کا مظہر تام اور سب کا آخری مصداق ہے۔ جو کچھ اس سے ظاہر ہوگا۔ وہ نہ کسی نبی سے ظاہر ہوا اور نہ کسی وصی سے ؏

# فصل

## مقام و مرتبۂ امامتِ مطلقہ

اس بیان مختصر سے معلوم ہو گیا۔ کہ امامت کیسا عظیم الشان مرتبہ و مقام ہے۔ اور عند اللہ اس کی کیا قدر و منزلت ہے۔ کون ہے جو اس کا احاطہ کر سکے یا اس کی حد پر مطلع ہو سکے وہ جانے جس نے دیا۔ یا وہ جانے جس کو دیا گیا۔ اهل البیت ادریٰ بما فی البیت۔ " گھر کا حال گھر والے